منافقین کن علامتوں سے پہچانے جاتے ہیں، قرآن کی رو سے منافقین کی کتنی قسمیں ہیں اور ہر قسم کے منافق کے ساتھ کیا معاملہ کرنے کی ہم کو ہدایت کی گئی ہے۔

یہ بھی ایک عجیب بات ہے کہ جناب سید محمد شاہ صاحب (سابق منیجر ترجمان القرآن و حال مالک اقبال اکاڈمی) نے جماعت اسلامی کے لٹریچر پر چھاپہ مارنے کی ابتدا اسی "حقیقت نفاق" کی ناجائز اشاعت سے فرمائی ہے۔ شاہ صاحب جماعت کے رکن اور ادارۂ ترجمان کے کارکن ہوتے ہوئے اس سے پہلے جو کچھ کر چکے ہیں اس سے ناظرین ترجمان ناواقف نہیں ہیں۔ اس کے بعد انھوں نے اپنے کاروبار کو چلانے اور تجارتی فائدہ اٹھانے کے لیے ان چیزوں کی بلا اجازت اشاعت کا سلسلہ شروع کیا ہے جو دراصل ادارۂ ترجمان کی ملک ہیں اور جن کو جماعت اسلامی کے لیے وقف کیا گیا ہے۔ "حقیقت نفاق" دراصل ترجمان القرآن میں اس سے پہلے شائع ہو چکی ہے اور اس وقت لکھی گئی ہے جب کہ مولوی صدر الدین صاحب اس ادارہ میں بمعاوضہ کام کرتے تھے۔ اس بنا پر اس کتاب کو شائع کرنے کا حق صرف ادارۂ ترجمان کو حاصل تھا لیکن شاہ صاحب نے مصنف اور ادارہ دونوں سے اجازت لیے بغیر اسے شائع کر دیا اور اب یہی حرکت انھوں نے مدیر ترجمان القرآن کے بعض مضامین کے ساتھ بھی شروع کر دی ہے۔ ان کی یہ تمام جرأتیں صرف اس اعتماد پر ہیں کہ انھیں معلوم ہے کہ ہم اپنے حقوق کی حفاظت کے لیے دنیوی عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹانے والے نہیں ہیں، لیکن ان عدالتوں سے بالاتر ایک اور عدالت جو موجود ہے اس کے وجود سے وہ مترجم قرآن ہونے کے باوجود غافل ہیں۔ وہ اپنی اس حرکت پر اپنے جذبۂ اشاعتِ حق کا نمائشی پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن جو شخص اشاعت حق کا جذبہ رکھتا ہو اس کو سب سے پہلے خود اپنی اخلاقی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہیے۔ ہم نے آج تک کسی شخص کو اپنے لٹریچر کی مفت اشاعت سے نہیں روکا ہے، مگر جو شخص اس کو تجارتی اغراض سے شائع کرنے کا ارادہ کرے اور اس سے منافع حاصل کرے اس کو آخر کیا حق ہے کہ ہماری چیز کو ہماری اجازت کے بغیر اپنے لیے نفع اندوزی کا ذریعہ بنائے؟

مولانا سندھی اور ان کے افکار و خیالات پر ایک نظر

از مولانا مسعود عالم صاحب ندوی۔ صفحات ۱۶۰۔ قیمت:- ۱۲/
ناشر:- مکتبہ دین و دانش، بانکی پور، پٹنہ۔

مولانا سندھی مرحوم نے اپنے افکار کا سرچشمہ شاہ ولی اللہ کی حکمت کو قرار دیا تھا۔ اسی دعوے کے اثبات کے لیے مرحوم نے اپنی کتاب "شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک" مرتب کرائی اور پروفیسر غلام سرور نے مرحوم کے افکار کی تبلیغ کے لیے اپنی تالیف "مولانا سندھی پر ایک ناقدانہ جائزہ" پیش کی۔ مگر روس کی معاشی تنظیم اور ٹرکی کے سیاسی و مذہبی تجدد کی گود میں جو نظریات پلے تھے ان کا شجرۂ نسب ولی اللہی حکمت سے ملانا کچھ آسان کام نہ تھا۔ چنانچہ ایک طرف مولانا سندھی مرحوم کی تحریروں میں ولی اللہی حکمت کی معنوی تحریف پائی جاتی ہے، دوسری طرف "اعوجاجی عینک" لگانے سے تاریخی واقعات اور بڑی بڑی تاریخی شخصیتوں کی سیرت میں پیچ و خم پیدا ہو گئے ہیں، اور تیسری طرف قرآن و حدیث کے مطالبات کی کتر بیونت ہو گئی ہے۔ ان کوششوں کے مقابلہ میں دین کے سند یافتہ اور مسلمہ پاسباں "ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم" پر عمل پیرا ہے۔ آخر مولانا مسعود عالم صاحب ندوی نے مولانا سندھی کی حکمت پر تنقید کرنے کے لیے قلم اٹھایا اور مذکورہ بالا دونوں کتابوں پر مفصل تنقیدی مضامین لکھے۔ انھیں مضامین کو جمع کر کے مولانا سید سلیمان صاحب ندوی کے بصیرت افروز مقدمہ کے ساتھ کتابی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ جناب ناقد حدودِ "تنقید و تحقیق" سے باہر نہیں ہونے پائے اور ان کی تحریر "شخصی نزاع" کے جراثیم سے پاک ہے۔

سرمایہ

مرتبہ جناب م۔ م۔ جوہر صاحب۔ مجلد۔ ضخامت ۱۲۸ صفحات۔ مکتبہ برہان۔ قرول باغ، نئی دہلی۔ قیمت درج نہیں۔